روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 23 جولائی 2009ء 29 رجب 1430 ہجری 23 وفا 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 165

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ حکمت الٰہیہ کے برخلاف ہے کہ ایک نبی کو اُمّت کی اِصلاح کے لئے وہ علوم دئے جائیں جن علوم سے وہ اُمّت مناسبت ہی نہیں رکھتی بلکہ حیوانات میں بھی خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت پایا جاتا ہے۔ مثلاً گھوڑے کو اس غرض کیلئے خدا نے پیدا کیا ہے کہ قطع مسافت میں عمدہ کام دے اور ہر ایک میدان میں دوڑنے سے اپنے سوار کا حامی اور مددگار ہو اِس لئے ایک بکری ان صفات میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ وہ اس غرض کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ ایسا ہی خدا نے پانی کو پیاس بجھانے کے لئے پیدا کیا ہے اِس لئے آگ اُس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ انسانی سرشت بہت سی شاخوں پر مشتمل ہے اور کئی مختلف قوتیں خدا نے اُس میں رکھی ہیں۔...... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت انسانی فطرت کے انتہا تک پہنچی ہوئی ہے اِس لئے قرآن شریف کامل نازل ہوا۔ اور یہ کچھ بُرا ماننے کی بات نہیں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ .... یعنی بعض نبیوں کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں اخلاق میں عبادات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کرسکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے **لا یکلف اللّٰہ** .... اور چونکہ وہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات تمام انبیاء کے ہیں اس لئے اُس نے ہماری پنج وقتہ نماز میں ہمیں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔ کہ **اھدنا الصراط**......... یعنی اے ہمارے خدا ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گذر چکے ہیں اُن سب کے کمالات ہم میں جمع کر۔ پس اِس .... فطرت عالیہ کا اِس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس کو حکم ہوا ہے کہ تمام گذشتہ متفرق کمالات کو اپنے اندر جمع کرو۔ یہ تو عام طور پر حکم ہے اور خواص کے مدارج خاصّہ اِسی سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ اِسی وجہ سے اِس .... کے باکمال صُوفی اِس پوشیدہ حقیقت تک پہنچ گئے ہیں کہ انسانی فطرتوں کے کمال کا دائرہ اِسی .... نے پُورا کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جس طرح ایک چھوٹا سا تُخم زمین میں بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ وہ اپنے کمال کو پہنچ کر ایک بڑا درخت بن جاتا ہے۔ اِسی طرح انسانی سلسلہ نشوونما پاتا گیا اور انسانی قوتیں اپنے کمال میں بڑھتی گئیں یہاں تک کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں وہ اپنے کمال تام تک پہنچ گئیں۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص 156)

حبقوق نبی کی پیشگوئی رسول اللہؐ کے متعلق

خدا تیما سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا سلاہ۔ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی اور اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلیں پر وہاں بھی اس کی قدرت در پردہ تھی۔ مری اس کے آگے آگے چلی اور اس کے قدموں پر آتشی وبا روانہ ہوئی وہ کھڑا ہوا اور اس نے زمین کو لرزہ کردیا۔ اس نے نگاہ کی اور قوموں کو پراگندہ کردیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیاں اس کے آگے دھنس گئیں۔ اس کی قدیم راہیں یہی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کوشان کے خیموں پر مصیبت تھی۔ اور زمین مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے۔ (حبقوق باب 3 آیت 3 تا 7)

تیما اور فاران عرب کے علاقے ہیں کوشان اور مدیان حضرت ابوبکر کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

(تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 76)

خطبات امام کی اہمیت

علمی معیار میں اضافہ کے لئے MTA پر خلیفہ وقت کے پروگرامز دیکھنا اور بالخصوص خطبات براہ راست سننا ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہورہے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء از الفضل 23 ستمبر 1991ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ مجالس عرفان باقاعدہ بچوں کو سنوائی جائیں۔ ذیلی تنظیمیں اور امراء اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(از سفارشات مجلس مشاورت 2009ء)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

جامعہ میں داخلہ کی درخواست وکیل التعلیم کو بھجوائیں

۞ امیدوار اپنی طرف سے درخواست وکیل التعلیم ربوہ کے نام سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ کو بھجوائے۔ (کوئی داخلہ فارم نہیں ہے)

☆ اس درخواست میں امیدوار اپنا نام، ولدیت تاریخ پیدائش، مکمل پتہ، تعلیم اور اگر واقف نو ہے تو اس کا حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔

☆ اپنی پاسپورٹ سائز کی ایک تصویر بھی درخواست کے ساتھ ارسال کریں۔

(باقی صفحہ 8 پر)

سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ اور احمدؐ ہیں آقا کے نام شفیع الوریٰ اور خیر الانام
تمام انبیاء کے ہیں خاتم امام نہ حاصل کسی اور کو یہ مقام
خدا اور فرشتوں کا ہر دم سلام
رسولِ خدا مرحبا السلام

وہ پُر نور چہرہ وہ نورِ جبیں جو دیکھے کہے کیسا دلبر حسیں
خدا نے دیا ان کو دینِ مبیں کہ صادق ہیں وہ اور سب سے امیں
دیے سارے عالم کو وعظ و پیام
رسولِ خدا مرحبا السلام

چڑھایا صفاتِ الٰہی کا رنگ بفضلِ خدا پارسائی کا رنگ
صفاتِ جمالی، جلالی کا رنگ زہے ظل کامل خدائی کا رنگ
کہ اسوہ میں ہے آپ کے فیضِ عام
رسولِ خدا مرحبا السلام

ہر اک خلق صادر ہوا آپ سے جو مردہ تھا زندہ ہوا آپ سے
جو وحشی تھا انساں ہوا آپ سے جو مٹی تھا کندن ہوا آپ سے
ہوئے سب ستارے صحابہ کرام
رسولِ خدا مرحبا السلام

لیا دم جہاں میں نہ راحت کری شب و روز حق کی اشاعت کری
ہوا حکم جو بھی اطاعت کری کھڑے ہو کے راتوں عبادت کری
اطاعت تھی راحت، زہے حُسنِ کام
رسولِ خدا مرحبا السلام

پرستش بتوں کی تھی ہر جا پہ عام ضلالت میں آیا تھا اسفل مقام
ہوا بحر و بر تھا سراسر غلام نہ توحید سے تھا انہیں کوئی کام
اٹھائے سبھی شرک و بدعت کے دام
رسولِ خدا مرحبا السلام

گھٹا شرک و بدعت کی چھائی ہوئی نحوست ہر اک جا پہ آئی ہوئی
بھنور میں تھی کشتی پھنسائی ہوئی ہدایت کی بتی بجھائی ہوئی
کیا ان کا وحدت سے پھر انضمام
رسولِ خدا مرحبا السلام

دیا حق نے قرآن نور الہدیٰ سماوی کتب میں یہ بدرالدجیٰ
ہر اک خیر اس میں یہ خیرالوریٰ ضیائے جہاں کا یہ شمس الضحٰے
مکمل ہدایت کا یہ انصرام
رسولِ خدا مرحبا السلام

محبت کا پیغام سب کیلئے نہ تھی پاس نفرت کسی کیلئے
مدد کو تھے تیار سب کیلئے غموں میں تھے غمخوار سب کیلئے
شرابِ محبت کا لبریز جام
رسولِ خدا مرحبا السلام

محبت سے رہنا سکھایا ہمیں عدو ہم تھے اخواں بنایا ہمیں
طریق تمدن بتایا ہمیں ترقی کا رستہ دکھایا ہمیں
جہالت کا قصہ کیا یوں تمام
رسول خدا مرحبا السلام

تھی نبیوں کی خواہش زیارت کریں ہو معراج ان کو رفاقت کریں
وہ آئیں ہماری امامت کریں ملے کاش موقعہ اطاعت کریں
پلائیں ہمیں وصلِ دلبر کا جام
رسولِ خدا مرحبا السلام

الیاس ناصر دہلوی

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم وقار احمد طاہر مورانی صاحب

میرے والد مکرم ڈاکٹر نثار احمد صاحب مورانی واقف زندگی

وقف جدید کے اولین پھل جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے اور اپنی وفاداری اور اخلاص سے جماعت کا نام روشن کرنے والوں میں سے ایک معروف شخصیت میرے پیارے والد مکرم ڈاکٹر نثار احمد مورانی صاحب تھے۔

آپ تھرپارکر کے ایک گاؤں سیڈیہ ضلع مٹھی میں 1940ء میں ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام نانک رام رکھا گیا آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں آپ کی ولادت کے دن آپ کے گاؤں میں پہلی دفعہ اذان لاؤڈ اسپیکر پہ دی گئی جو کہ آپ کے کانوں میں پڑنے والی ابتدائی آواز تھی آٹھ دس گھروں پر مشتمل پورا گاؤں اس اذان کی آواز کو آسانی سے سن سکتا تھا۔

آپ بچپن میں گاؤں کے بچوں کے ساتھ کھیلتے تو، اللہ اللہ، کہتے تھے جب آپ سکول میں داخل ہوئے تو اپنی ذہانت کی وجہ سے اپنے اساتذہ کے قریب ہوئے جب آپ تیسری جماعت میں تھے تو گاؤں کے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے گئے تو ایک درخت پہ چڑھ کر اذان دینے لگے تو اچانک گر گئے بازو پہ زخم آیا اور بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی جو کہ گاؤں کے ٹوٹکوں کی وجہ سے خراب ہوگئی اور پھر علاج کے لئے حیدرآباد گئے تو وہاں پر بازو کاٹنے کا فیصلہ کیا اور آپ کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا وہاں بھی جب آپ اذان سنتے تو آپ کو سکون ملتا مگر جب علاج کے بعد آپ گھر واپس آئے تو اپنی والدہ محترمہ سے کہا کہ اذان کی آواز تسلی دیتی ہے تو انہوں نے کہا کہ اسی وجہ سے آپ کو چوٹ لگی ہے اور پھر آپ کا مستقبل اچھا بنانے کے لئے آپ کو گاؤں کے بھگت کے پاس دینی تعلیم کے لئے بھیجنا شروع کیا جہاں آپ بہت شوق سے پڑھنے لگے سب گاؤں والے آپ کی ذہانت کی وجہ سے آپ کو بھگت کہنے لگے۔

میٹرک کے بعد آپ مزید تعلیم کے لئے حیدرآباد اپنے چچازاد بھائی کے پاس گئے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے دین حق کے بارہ میں کافی معلومات حاصل کیں اور آپ کہتے تھے کہ میں حیران ہوتا تھا کہ دین حق کی تعلیم کیا ہے اسی کشمکش میں ایک دن آپ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پہ تیز گرج چمک ہوئی ہے اور روشنی کے ساتھ کلمہ لکھا گیا اور آپ کی زبان پر بھی جاری ہوگیا تو آپ خوف کی وجہ سے اٹھے اور توبہ کرتے ہوئے اپنی مذہبی تعلیم کے تحت پھر سونے لگے تو پھر کلمہ آپ کی زبان پر جاری ہوگیا ساری رات کافی بے چینی کے عالم میں گزاری اور صبح اٹھ کر ادھر ادھر کے کاموں میں مصروف ہونا چاہا مگر اس خواب سے چھٹکارا نہ ملا۔ تو آپ فلم دیکھنے کی نیت سے سینما گئے مگر وہاں بھی وہی منظر آپ کے سامنے تھے پھر جب آپ واپس ہوسٹل آرہے تھے تو راستے میں ایک بچہ جو کہ مانگنے والا تھا جب اس کو خیرات دی تو اس نے آپ کو سورۃ الفاتحہ اور آیۃ الکرسی کے پمفلٹ دئے جو آپ لے آئے اور ہوسٹل میں اس کا ترجمہ پڑھا آپ جب وہ کتابچہ پڑھتے تو کافی سکون محسوس کرتے آپ نے تمام واقعہ اپنے چچیرے بھائی کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ میں ایک احمدی عالم کو جانتا ہوں جو اکثر ایسی باتیں کرتا ہے تم اس سے ملو وہ تھے مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب جب آپ ان سے ملے تو آپ کو احمدیت کا تعارف ہوا اور بہت جلد آپ کے دل کو تسلی ملی کہ واقعی سچا دین جماعت احمدیہ کے پاس ہے پھر دوبارہ آپ خواب میں وہی منظر دیکھتے ہیں کہ آسمان پہ بجلی چمکتی ہے اور روشنی کے ساتھ کلمہ لکھا گیا ہے اور ایک طرف اندھیرے میں حضرت کرشنؑ کھڑے ہیں اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف روشنی میں کھڑے حضرت مسیح موعود کو آپ کا ہاتھ تھماتے ہیں اور بہت خوش ہوکر چلے جاتے ہیں یہ خواب دیکھ کر آپ کو تسلی ہوئی کہ آپ جس جماعت میں شامل ہورہے ہیں وہ واقعی وہی جماعت ہے جس کے بارہ میں اتھروید جو کہ ہندوؤں کی الہامی کتاب میں پیشگوئی ہے کہ بیاس ندی کے کنارے پہ امام مہدی کا ظہور ہوگا اور اس کی کئی منڈیاں (چہرے) ہوں گی اور وہ صرف پاک روحوں کو اپنے پاس بلائے گا۔

اسی وقت 1961ء میں آپ نے بیعت کی اور اپنی والدہ کو بتانے کے لئے گاؤں گئے اور تمام واقعہ والدہ کے سامنے پیش کیا تو آپ کی والدہ محترمہ بہت خوش ہوئیں اور آپ کو منع کیا کہ اپنے بھائیوں کو اس بارے میں نہ بتائیں کیونکہ وہ مخالفت کریں گے اور آپ کو نقصان پہنچائیں گے جب آپ واپس حیدرآباد آئے تو آپ کے بھائیوں کے پیغام آنے لگے کہ اگر اب گاؤں کی طرف آئے تو ہم تمہیں مار دیں گے۔ پھر آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کے بھائی مکرم پریم چند صاحب جو کہ آپ کے ایمان لانے سے خوش تھے کو تسلی کا پیغام دے کر آپ کے پاس بھیجا۔

بیعت اور وقف زندگی

نانک رام صاحب جو کہ اب مکرم نثار احمد صاحب بن چکے تھے۔ 1964ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب کے ساتھ آئے اور جلسہ کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات ہوئی تو مکرم مہاشہ صاحب نے آپ کا تعارف حضور کو کروایا تو حضور چارپائی پر علالت کی وجہ سے لیٹے لیٹے سب سے مل رہے تھے حضور کو تمام واقعہ کا تو علم تھا مگر ملاقات پہلی دفعہ تھی آپ بیٹھ گئے اور نہایت شفقت فرمائی اور پوچھا کہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے تو آپ نے کہا کہ حضور ایک مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ ہمارے خاندان میں رواج ہے کہ اپنے نام کے ساتھ دادا کا نام ضرور ساتھ لگاتے ہیں تا کہ نسل کا پتہ لگے میرے دادا تو ہندو تھے ان کا نام میں کیسے لکھ سکتا ہوں فرمایا اپنے نام کے ساتھ مورانی لکھیں تب سے آج تک تمام خاندان والے دادا کا نام لکھنا بھول گئے اب سب مورانی لکھتے ہیں اور اب نسل در نسل حضرت مصلح موعود کے رکھے ہوئے نام سے پہچانی جاتی ہے۔

آپ نے اسی سال اپنی زندگی وقف جدید کے تحت وقف کی اور چند ماہ کی جماعتی تعلیم کے بعد لاہور کے ایک کارسپانڈنس میڈیکل کالج میں ڈی ایچ ایم ایس میں داخلہ لیا اور پھر اپنے آبائی گاؤں تھرپارکر میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے اور پھول پورہ میں پہلا مشن ہاؤس قائم کرنے کی توفیق پائی اس کے علاوہ مٹھی میں مشن ہاؤس قائم کیا اور ڈسپنسری کا قیام کیا اور نگرپارکر، ڈانو دھاندھل اور گرد و نواح کے تمام علاقے میں مصروف عمل رہے اسی دوران آپ کو متعدد مزید بیوت الذکر مشن ہاؤسز قائم کرنے کی توفیق ملی۔

آپ کی تقرری تھرپارکر کے دوران حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو کہ اس وقت ناظم وقف جدید تھے نے دورہ تھر کے بعد آپ کے بھائی پریم چند سے ملنے کا کہا آپ حضور کو لیکر مکرم پریم چند صاحب جو نوکوٹ کے قریب گاؤں سنتورو فارم میں رہتے تھے کے گھر آئے انہوں نے نہایت ادب و احترام سے آپ کی تشریف آوری اور ملاقات کرنے کا شکریہ ادا کیا اور کھانا اکٹھے کھانے کی خواہش ظاہر کی حضور نے رضامندی ظاہر کی اور باتیں وغیرہ کرتے رہے جب کھانا آیا تو حسب معمول پریم چند صاحب کے لئے سبز مرچیں کافی ساری آئیں جب کھانا شروع ہوا اور مکرم پریم چند صاحب سبز مرچیں حسب عادت ہر لقمے کے ساتھ کھانے لگے تو حضور نے فرمایا کہ پریم صاحب اتنی مرچیں صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہیں تو آپ نے اس وقت سے مرچیں کھانی چھوڑ دیں اور پھر تمام عمر نہ کھائیں۔

آپ کی شادی

آپ کو بیعت کے بعد ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی توفیق ملتی رہی۔ 1974ء میں آپ جلسہ کے لئے آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے پوچھا کہ مورانی صاحب کی شادی ہوئی ہے تو آپ نے کہا انشاء اللہ ہو جائے گی اور پھر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خود مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب کے گھر گئے اور ان کے بیٹے مکرم شیخ کرامت فاروق صاحب کا پوچھا تو ہماری نانی جان مکرمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ جو کہ سیکرٹری نمائش تھیں نے کہا کہ وہ گھر پہ نہیں ہیں۔ جب مکرم کرامت صاحب گھر آئے تو اسی وقت ان کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے ملنے کو کہا تو وہ بھی پریشان ہو گئے اور سیدھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ آپ کی کتنی بہنوں کی ابھی شادی نہیں ہوئی تو کہا کہ ابھی دو چھوٹی باقی ہیں تو میاں صاحب نے فرمایا کہ ایک نہایت مخلص نومبائع ہمارے دوست ہیں آپ کے گھر والے ان سے مل لیں اور اگر مرضی ہو تو بات کریں اس پر کرامت صاحب نے فرمایا کہ میاں صاحب آپ نے اگر ہمیں اس قابل سمجھا ہے تو آپ بالکل ہاں سمجھیں۔ ایک سال کے بعد شادی ہوئی مکرم مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید کے گھر پہ قیام ہوا اس شادی میں مکرم پریم چند صاحب بھی ربوہ آئے تھے اور یہاں بھی سب کا پیار اور اخلاص دیکھ کر متاثر ہوئے اور دو دن ربوہ قیام کے بعد پھر نوکوٹ چلے گئے۔

شادی کے چند ماہ بعد آپ دعوۃ الامیر کا سندھی ترجمہ شائع کرانے کے کیس میں اسیر ہوگئے تو یہ خبر سن کر مکرم شیخ کرامت فاروق صاحب میری والدہ کو لینے نوکوٹ گئے کہ اب پتہ نہیں کتنی دیر اسیر رہتے ہیں اور نئے ماحول میں والدہ اکیلی پریشان ہوں گی جب آپ نے والدہ سے کہا کہ ربوہ چلیں مورانی صاحب کے رہا ہونے پہ واپس آجائیں گے تو والدہ محترمہ نے صاف جواب دیا اور کہا کہ وہ جیل میں رہیں اور میں اپنے آرام کا سوچ کر چلی جاؤں؟

اس کیس کی ضمانت کے لئے شخصی ضمانت چاہئے تھی جب جماعت نے پتہ کیا تو ماموں جان ان کے ساتھ گئے مگر ان کی ضمانت منظور نہ کی اور کہا کہ ان کے سگے بھائی یا والد کی ضمانت چاہئے وہ تو پولیس کا صرف تنگ کرنا تھا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ کوئی نہیں آئے گا جب تایا جان مکرم پریم چند صاحب کو پتہ چلا تو خود گھر آ گئے اور پھر جماعت سے رابطہ کر کے آپ کی ضمانت کروائی اور والدہ کی اس بات پر مبارکباد دی اور کہا کہ ایسے جوڑے تو سورگ (جنت) میں ملتے ہیں جو تمہیں اس دنیا میں مل گیا۔

ایک دفعہ نوکوٹ کی بعض احمدی خواتین نے کم علمی کی وجہ سے والدہ سے کہا کہ آپ کے گھر ہندو آتے جاتے اور کھاتے پیتے ہیں اس لئے ہم آپ کے گھر کچھ کھائیں پئیں گے نہیں تو والدہ پریشان ہوگئیں اور خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں لکھا کہ حضور آپ نے میری شادی کروائی تھی کہ میں دوسروں کو جماعت کی طرف راغب کروں یہاں تو جماعت والی دور ہو رہی ہیں؟ اس پر حضور نے جواب لکھا کہ اگر اس بات پر احمدی خواتین آپ سے ناراض ہوتی ہیں تو ہوں مگر آپ نے اپنے سسرال والوں سے ناطہ نہیں توڑنا جب یہ خط ان احمدی خواتین کو دکھایا تو وہ بہت شرمندہ ہوئیں اور خود پھر ان کے گھر جانے کی خواہش کی اور اب بھی کافی جماعت کے لوگوں سے ان کے گھریلو تعلقات ہیں۔

آپ کی نوکوٹ شہر میں کافی مخالفت تھی ایک دفعہ ایک لڑکا آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے رات کو عشاء کی نماز کے بعد اسلحہ لے کر گھر میں کود آیا اس وقت ہم بھائی برآمدے میں تھے اور والدہ کچن میں ہم اس کا چہرا جو کہ کالے کپڑے سے لپٹا ہوا تھا دیکھ کر خوف زدہ

ہو کر چلانے لگے اور والدہ محترمہ بھی خوف زدہ ہو گئیں اور دروازے کی جانب بھاگنے لگیں تو وہ بھی گھبرا کر دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا اور اسی وقت دروازہ کھٹکا جو کہ والد صاحب نے ایک مخصوص طریقے سے کھٹکھٹایا تھا ہم میں سے کسی نے دروازہ کھولا اور پھر والد صاحب کو بتایا کہ ایسے کوئی آیا تھا تو انہوں نے والدہ کو تسلی دی اتنی دیر میں محلے کے چند لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے اور بتایا کہ فلاں کا بیٹا آپ کے گھر کودا ہے اور وہ خود باہر کھڑا تھا والد صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا اور گھر آ گئے اور کوئی جذباتی کیفیت نہ تھی کہ کوئی بدلہ لینا ہے یا کچھ اور چند روز بعد پھر وہی لڑکا چند لوگوں کے ساتھ آپ کے راستے میں کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آج مورانی ڈاکٹر نہیں بچ سکتا یہ لفظ ایک احمدی خاتون جو کہ مکرم حنیف احمد صاحب آرائیں کی اہلیہ نے سنے اور والدہ کو بتایا اس بات کا والد صاحب کو پتہ چلا تو آپ نے حسب معمول والدہ سے کہا کہ یہ جب سے میں احمدی ہوا ہوں مارنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن جب تک خدا کو منظور نہ ہو مجھے کچھ نہیں ہو سکتا پھر آپ کے ساتھ مستقل خدام کی ڈیوٹیاں شروع ہو گئیں اور رات کو ایک خادم گھر پہ ہوتا تھا اکثر مکرم نسیم احمد صاحب جو کہ آجکل میرپور خاص میں ہوتے ہیں ڈیوٹی دیتے تھے اور صبح جاتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا جاتے تھے ایک دن وہ ڈیوٹی پہ نہ آئے دشمنوں کو جو شاید اس تاڑ میں تھے پتہ چل گیا اور وہ پھر دیوار پھلانگ کر آ گیا کمرے کا دروازہ بند تھا جب اس نے دھکا دیا تو والدہ سمجھیں کہ نسیم صاحب جا رہے ہیں تو آپ نے آواز دی کہ نسیم اس پر وہ سمجھا کہ نسیم صاحب اندر ہیں تو پھر وہ اپنے ناپاک ارادے میں ناکام ہو کر لوٹا اسی دن اس کی اپنے والد سے کسی بات پر لڑائی ہوئی اور اس نے غصے سے چارپائی اٹھا کر پھینکنی چاہی تو وہ اس کے سر پہ لگی اور وہ گھر سے چلا گیا اس کے دماغ میں چوٹ لگی تھی تھوڑی دیر بعد کچھ لوگ اسے اٹھا کر لائے اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اور راستے میں گرا ہوا تھا گھر والے اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس گئے کافی روز علاج جاری رہا مگر اس کی حالت خراب ہوتی گئی اور اس کو دورے پڑتے رہے پھر اسے حیدرآباد لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے کہا کہ دماغ پہ چوٹ لگی ہے اور پرانی چوٹ کی وجہ سے اب علاج ممکن نہیں ہر طرف سے مایوس ہو کر آخر اس کی والدہ والد صاحب کے پاس آئیں اور کافی روئیں اور بچے کے علاج کے لئے جھولی پھیلائی اس پہ والد صاحب نے کہا کہ علاج ہے اور ہو جائے گا آپ تسلی رکھیں میں گھر آ کر اسے دیکھتا ہوں جب وہ چلی گئی تو والدہ نے کہا کہ یہ بھی تو سازش ہو سکتی ہے تو والد صاحب نے فرمایا کہ دلوں کے بھید اوپر والا جانتا ہے اور پھر جانے کے لئے تیار ہوئے تو والدہ بھی تیار ہوئیں جب ان کے گھر جا کر دیکھا۔ کہ اسے زنجیروں سے باندھا ہوا تھا والدہ کہتی ہیں کہ اس کا اتنا کچھ کرنے کے باوجود اس کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہوا اور تیز آواز میں دعا نکلی کہ اے خدا اسے معاف کر دے اور والد صاحب ایک سونگھنے کی دوائی بناتے تھے جب وہ سنگھائی تو اس کی آنکھیں ٹھیک ہونا شروع ہوئیں اور پندرہ منٹ میں وہ بالکل ٹھیک بولنے لگا اور اس کے بعد کبھی کوئی دماغی تکلیف نہ ہوئی اور نہ پھر کوئی غلط کام کرنے کی اس کو ہمت ہوئی اور وہ سب اس بات سے اتنا متاثر ہوئے کہ جس کی جان کا دشمن تھا اسی نے جان بچائی۔

مکرم والد صاحب کو ایک دفعہ 1985ء میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی توفیق ملی جب کہ پاکستان میں کلمہ کے بیج لگانے کے جرم میں پابند سلاسل کیا جا رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عید الفطر 1985ء کے خطبہ عید میں فرمایا:

”جو اولین پھل ملے ہیں وقف جدید کو ان میں ایک یہ ہیں نثار احمد مورانی جو نوکوٹ میں رہائش پذیر ہیں.......... یہ نو (احمدی) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی برکت سے شرک سے اجتناب کی توفیق ملی جو بتوں کی پرستش کیا کرتا تھا اسے جماعت احمدیہ کے سرفروشوں نے کلمہ توحید پڑھا دیا..........

یہ وہ احمدی واقف زندگی بھی تھے اور اب بھی واقف زندگی ہیں۔ یہ وہ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ان کو ہندوؤں سے احمدی.......... ہونے کی توفیق ملی اور ان کا ایک ہاتھ تو بچپن میں کٹ گیا تھا اور ایک ہی ہاتھ تھا وہ بھی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔“

(خطبات طاہر عیدین ص46 تا48)

آپ نے حکمت تو معلم کلاس کے دوران ہی پڑھنی شروع کی تھی اور تاحیات پڑھتے رہے اور ہومیو پیتھی لاہور کارسپانڈنس کالج لاہور سے پڑھی آپ نے اپنی پریکٹس تھر میں جاری رکھی اور ایک نہایت مہلک بیماری جو کہ تھر کے بعض علاقوں میں تھی جس میں ایک کیڑا ہوتا ہے جو جسم کے اندر پیدا ہوتا ہے اور کافی لمبا ہوتا ہے اور جب وہ جسم سے نکلنا شروع ہوتا تھا تو کئی ہفتے میں پورا نکلتا تھا اگر وہ ٹوٹ جاتا تو اس کا زہر جسم میں پھیل جاتا اور پھر اس کا انجام موت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا آپ نے اس کا مکمل علاج ہومیوپیتھی سے کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی کتاب علاج بالمثل میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اس کے علاوہ سانپ کے کاٹنے کی دوائی بھی ہومیو پیتھی سے دریافت کی جس کا ذکر مندرجہ بالا کتاب میں مکمل تفصیل سے درج ہے، اس کے علاوہ اٹھرا، یرقان، پتے کی پتھری، کان کے انفیکشن کا علاج طبی دواؤں سے کرتے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا ہے کہ آپ بچپن سے بہت ذہین تھے تو اپنی ذہانت کی بنا پر آپ خلیفۃ المسیح کے لئے قرۃ العین بنے آپ نے اپنے حالات زندگی اور بیعت کے بارہ میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے ’’نشکلنک اوتار، یعنی معصوم خلیفۃ اللہ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھے آپ نے بعض کتب کا سندھی ترجمہ کیا جن میں دعوۃ الامیر، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ ہیں۔

اس کے علاوہ ہر سال سالانہ اجتماع پہ آپ کی تقریر ڈھاٹکی زبان میں ہوتی جو کہ اجتماع پہ آنے والے ہندو مہمانوں کے لئے نہایت مفید ہوتی تھی اور کافی پھل انہیں اجتماعوں کی بدولت ملے۔ کئی بڑے بڑے بھگت صرف اپنی زبان میں تقریر سننے کے لئے نہایت اہتمام کر کے ان اجتماعوں میں شرکت کرتے تھے۔

آپ انصار اللہ کے سالانہ پرچہ میں ہمیشہ اول یا دوئم پوزیشن حاصل کرتے آپ کو کتابوں سے عشق تھا آپ نے اپنے گھر میں ایک ہزار سے زائد جماعتی کتب رکھی تھیں جن سے آج بھی نوکوٹ کی جماعت مستفید ہو رہی ہے۔

آپ 1947ء سے لے کر تادم آخر متعدد بار صدر جماعت رہے اور آخری وقت میں آپ سیکرٹری رشتہ ناطہ اور امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی وفات

آپ آخری وقت میں ایک کتاب ہومیوپیتھی کے کرشمے لکھ رہے تھے اور آپ اکثر رات کے وقت میں زیادہ لکھتے تھے چند ماہ میں کافی کمزور ہو گئے۔ مگر اپنے کام میں مگن تھے ایک روز اچانک طبیعت خراب ہوئی تو خود فرمایا کہ دل میں تکلیف ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے پاس چلتے ہیں تو بھائی کے ساتھ میرپور خاص چلے گئے مکرم ڈاکٹر صاحب نے ای سی جی کی اور ایک رات اپنے پاس گھر میں جہاں اس وقت انہوں نے کلینک بنائی تھی رکھا اور دوسرے دن طبیعت دیکھ کر گھر جانے کی اجازت دے دی جب والد صاحب گھر آئے تو سب عزیز و اقارب اور جاننے والے حال پوچھنے آتے رہے اور آپ سب سے ملتے رہے شام کو مغرب کے بعد آپ نے تایا پریم چند کے چھوٹے بیٹے کے بارہ میں پوچھا کہ مہندرہ نہیں آیا اس پر تایا کے بڑے بیٹے نے کہا کہ وہ شادی لارج (نوکوٹ کے ساتھ قصبہ میں ان کی دکان تھی) پہ ہے پھر آپ کے کہنے پر ان کو بلوا لیا ان سے مل کر آپ آرام سے سو گئے اچانک رات کو طبیعت خراب ہوئی والدہ نے بھائی کو اٹھایا ایک بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کو کال کرنے گئے تو بڑے بھائی نے قریب میں ایک احمدی ڈاکٹر مکرم رشید احمد صاحب کو بلایا انہوں نے نبض دیکھی اور فوت ہو جانے کا بتایا تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو بھی واپس بلا لیا اور ایک عظیم وجود اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 2 مئی 1998ء کو نوکوٹ میں مکرم سولنگی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ 4 مئی بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت مبارک میں پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب نے دعا کروائی۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

الٰہی تو ان پر رحم کر

10 رفروری 1925ء کو افغانستان میں قاری نور علی صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب کو سنگسار کر دیا گیا۔ ان کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

”مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول۔ تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے .... اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آ جائیں میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔ امیر اور اس کے اردگرد بیٹھنے والے گزشتہ تاریخ تو جانتے ہوں گے اور تاریخی حالات اس میں انہوں نے پڑھے ہوں گے اگر اس سے بے خبر ہیں تو کم از کم مسلمان کہلانے کی حیثیت سے وہ قرآن تو پڑھتے ہوں گے اور ان حالات کو بھی پڑھتے ہوں گے کہ ظالموں نے اپنے ظلموں سے صادقوں اور راستبازوں کو ذلیل کرنا چاہا۔ اور صداقت اور راستی کے مٹانے کے لئے سر سے پاؤں تک زور مارا۔

”مگر آخر کار مٹائے جانے والے وہی ہوئے جو کہ ظالم تھے۔ انہوں نے اس قرآن میں پڑھا ہوگا کہ ظالموں نے راستبازوں کی جماعتوں کو حقیر اور کمزور سمجھا اور اپنی قوت اور طاقت کے گھمنڈ میں ان کو ہر طرح دکھ دینے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے ان کو یہی جواب دیا کہ تم کیا طاقت رکھتے ہو تم سے پہلے تم سے زیادہ طاقتیں رکھنے والی قومیں گزری ہیں جنہوں نے خدا کے راستبازوں کو نابود کرنا چاہا اور جو صداقت وہ لائے اس کو دنیا سے مٹانا چاہا.......... مگر باوجود اس کے وہ راستبازوں کا وجود دنیا سے مٹا نہ سکے اور صداقت دنیا میں پھیل کر رہی..........

”اس لئے ان تجربات اور واقعات کی بناء پر اس تقریر کے ذریعہ میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں۔ ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جب کہ انسان برسر حکومت ہو۔

”اس لئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں۔“

(الفضل 19 رفروری 1925ء)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

مکرم انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب سابق امیر ضلع چکوال

انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب کی اچانک وفات کی افسوسناک خبر روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 4 جون 2009ء میں ان کے برادر نسبتی اور کزن پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب کے ایک جامع نوٹ کے ذریعے شائع ہو چکی ہے۔ وفات 30 مئی کو ہوئی۔ پاکستان انجینئرنگ کونسل کے By Laws کے مطابق صرف وہی لوگ اپنے نام سے پہلے انجینئر کا لفظ لکھ سکتے ہیں جو باقاعدہ گریجوایٹ انجینئر ہوں اور منظور شدہ یونیورسٹی سے کوالیفائیڈ ہوں اور پاکستان انجینئرنگ کونسل میں انہوں نے اپنی رجسٹریشن کروائی ہوئی ہو۔ اس کے بغیر کوئی ادارہ ملازمت دینے کا بھی مجاز نہیں ہے۔

انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب سابق ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے گریجوایٹ انجینئر تھے۔ انہوں نے بی ایس سی (سول) انجینئرنگ کی ڈگری 1967ء میں حاصل کی۔ انہوں نے اپنے پروفیشنل کیریئر کا آغاز واپڈا سے کیا۔ واپڈا کی اندرونی تنظیم میں صدر ونگ دو ہی ہیں۔ واٹر ونگ اور پاور ونگ۔ آگے ہر ونگ کے مختلف ذیلی اداروں میں سے ایک ایم پی او بھی تھا یعنی (Machine Pool Organisation) جو کہ 1973ء میں قومی سطح پر مشاورتی اور تعمیراتی کمپنیوں کے معرض وجود میں آنے کے بعد ایم پی او سے ایم سی پی یعنی Mechanised Construction of Pakistan میں تبدیل ہو گیا اور اس طرح انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب MCP کے ملازم ہو گئے۔ MCP کو وزارت پانی و بجلی اسلام آباد کے ذریعے عراق میں آبپاشی کے پراجیکٹ ملے اور شاہین سیف اللہ صاحب بھی عراق چلے گئے۔ اس وقت تک وہ ایگزیکٹو انجینئر ہو چکے تھے۔ وہاں پر چند سالوں میں ہی MCP کی مالی حالت خراب ہو گئی اور شاہین صاحب نے کسی کورین یا ترکی کمپنی میں نوکری اختیار کر لی۔ جب چند سال بعد واپس پاکستان آئے تو کوشش کے باوجود واپڈا میں ان کی واپسی (Repatriation) نہ ہو سکی اور اس طرح باقی زندگی وہ پرائیویٹ سیکٹر میں نوکریاں بدلتے رہے۔ چونکہ لائق اور تجربہ کار اور دیانتدار انجینئر تھے۔ اس لئے انہیں اچھی اچھی نوکریاں ملتی رہیں۔ جلد ہی انہوں نے ایک مشاورتی کمپنی میں سروس شروع کی جہاں انہیں لاہور اسلام آباد موٹروے (M2) پر بطور ریذیڈنٹ انجینئر کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کا سیکشن جس پر وہ ریذیڈنٹ انجینئر تھے۔ ضلع چکوال میں تھا وہاں کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ اس دوران انہوں نے آسٹریلیا کے سفیر کو قرآن کریم کا تحفہ دینے کا بھی شرف حاصل کیا۔ کیونکہ ان کے پرنسپل کنسلٹنٹ SMEC کا تعلق آسٹریلیا سے تھا اور SMEC نے اپنے سفیر کا اس پراجیکٹ پر دورہ کروایا تھا۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے DESCON میں سروس شروع کی اور منگلا ڈیم اور میرانی ڈیم پر تھوڑا تھوڑا عرصہ کام کر کے پشاور، اسلام آباد موٹر وے (M1) پر کام کرتے رہے۔ اب کچھ عرصے سے لاہور آ گئے تھے جہاں ان کا انتقال ہوا ہے۔

شاہین سیف اللہ صاحب سے خاکسار کا تعلق انجینئرنگ یونیورسٹی کے زمانے سے رہا ہے اور گاہے بگاہے ان سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ اس مضمون میں ان کی بعض خوبیوں اور خدمات کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی میں وہ خاکسار سے ایک سال پچھلی کلاس میں تھے لیکن احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور اور خدام الاحمدیہ کے فعال ہونے کی وجہ سے کم از کم اگلی پچھلی ایک دو کلاسوں کے احمدی طلباء کا عام طور پر آپس میں تعارف تھا۔ پھر ہمارے زمانے میں ہوسٹلز میں باقاعدہ کچھ نمازیں باجماعت بھی ہوا کرتی تھیں۔ جب ہم لاہور پڑھتے تھے تو اس وقت خدام الاحمدیہ کے قائد حضرت اللہ پاشا صاحب (داماد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب) تھے۔ غالباً 1963ء کا ذکر ہے ان کو فریکچر ہو گیا اور وہ میو ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ان کی خدمت کے لئے خدام کی ڈیوٹیاں لگتی تھیں ایک رات اور دن خاکسار نے ڈیوٹی دی اور خاکسار کے بعد محترم شاہین سیف اللہ صاحب کی ڈیوٹی تھی۔ حضرت اللہ پاشا صاحب کے بعد شیخ ریاض محمود صاحب قائد بنے اور وہ اکثر ہمارے پاس ہوسٹلز میں بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ جب ہماری کلاس کی الوداعی تقریب ہوئی تو اس میں چیف گیسٹ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ڈائریکٹر اریگیشن ریسرچ تھے اور ان کے ساتھ شیخ ریاض محمود صاحب تھے۔ چنانچہ 1966ء میں ہمارا ایک گروپ فوٹو بھی ہوا جس میں شاہین سیف اللہ صاحب بھی شامل ہوئے۔ وہ گروپ فوٹو اب بھی خاکسار کے پاس ہے۔

خلافت رابعہ کے آغاز پر شاہین سیف اللہ صاحب عراق میں تھے اور خاکسار مسقط میں تھا۔ جلسہ سالانہ پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مڈل ایسٹ سے آئے ہوئے احمدیوں کی تحریک جدید گیسٹ ہاؤس میں میٹنگ بلوائی۔ جس میں شاہین سیف اللہ صاحب بھی تھے اور خاکسار بھی تھا اور محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ حضور کی خواہش ہے کہ آسٹریلیا کی بیت اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے اخراجات مڈل ایسٹ کی جماعتیں برداشت کریں۔ چنانچہ اسی وقت جو لوگ موجود تھے ان میں سے اکثر نے وہیں وعدے لکھوائے اور واپس ان ملکوں میں یہ تحریک لے کر گئے اور وہاں سے بھی وعدے اور رقوم مرکز میں بھجواتے رہے۔ محترم شاہین صاحب نے دوسرے نمبر پر اپنا وعدہ لکھوایا جو غالباً دو ہزار ڈالر تھا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت البشارت سپین سے واپسی پر IAAAE کا باقاعدہ قیام فرمایا تو شاہین صاحب بھی اس کے فعال ممبر بنے۔ 1989ء میں صد سالہ احمدیہ جوبلی سوونیئر شائع ہوا۔ اس میں ایک مرحلہ یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 1983ء کے IAAAE کنونشن کے خطاب کا معیاری انگریزی ترجمہ کر کے شامل اشاعت کیا جائے۔ چنانچہ محترم انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب اور آرکیٹیکٹ ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے مل کر یہ ترجمہ کیا جو ان کی تصاویر کے ساتھ شامل اشاعت کیا گیا۔

قصر خلافت اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی تعمیر خلافت ثالثہ کے آخری سالوں میں شروع ہوئی تھی اور خلافت رابعہ کے شروع میں مکمل ہوئی۔ ان پراجیکٹس پر بھی بعض آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو طوعی خدمات کی توفیق ملی۔ اس کی تعمیر کے بعد Final Quantities نکالنے کا کام انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب نے کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے انعام بھی حاصل کیا۔

IAAAE کا دفتر تعمیر ہونا تھا جن ممبران نے ایک ہزار یا اس سے زائد کا عطیہ دیا ان کا نام ایک بورڈ پر کندہ کیا گیا۔ موصوف کا نام نمبر 6 پر ہے۔ جماعتی خدمات کے علاوہ آپ کے اندر صلہ رحمی کا جذبہ بھی بے حد تھا۔ ان کے ایک چھوٹے بھائی انجینئر ابراہیم نصر اللہ درانی صاحب گزشتہ سال اللہ کو پیارے ہو گئے (ان کا ذکر خیر 5 جون 2008ء کے الفضل میں چھپا ہوا ہے) وفات سے پہلے دس بارہ دن وہ ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں داخل رہے۔ اس دوران دن رات شاہین صاحب نے ان کے پاس رہ کر ان کی ہر طرح سے خدمت کی۔ خدا کے فضل سے سارا گھرانہ بہت لائق اور دیندار اور تقویٰ شعار اور پڑھا لکھا ہے۔ آپس میں ہی Cousins (کزنز) کی شادیاں ہوئی ہیں اور ان میں سے اکثر خواتین بھی صف اول کی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں۔ اس لحاظ سے انہیں دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے خوشحال زندگی نصیب ہوئی۔ اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔

مکرم عبدالباسط چوہدری صاحب

موٹر سائیکل اور ضروری احتیاطیں

زندگی خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے اور اس کی حفاظت کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ آج کل کے دور میں ہماری نئی نسل دوسروں کو مرعوب کرنے کے مختلف راستے اپناتی ہے اس میں ایک موٹر سائیکل پر ون ویلنگ اور دیگر مختلف کرتب کرنا ہے۔ ون ویلنگ میں اکثر نوجوان شرطیں لگا کر بھی مقابلہ کرتے نظر آتے ہیں۔ بعض نوجوان تو اپنی جان پر بھی کھیل کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کئی نوجوان سر پر یا ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگنے کی بنا پر ساری عمر کیلئے معذور ہو جاتے ہیں۔ اکثر نوجوان زندگی کی بازی ہار دیتے ہیں۔ اندازہ لگائیں کہ اس نوجوان کی ماں نے اپنے بچے کیلئے کتنے سہانے سپنے سجائے ہوتے ہیں۔ بہنوں نے بھائیوں کے لئے کئی خواب سوچ رکھے ہوتے ہیں والد نے بڑھاپے کے لئے سہارا ڈھونڈا ہوتا ہے۔ جو کہ ایک لمحے کی غلطی سے سارے کنبے کی امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے کئی خاندان اس صدمے سے سنبھل بھی نہیں پاتے۔ والدین کو بھی چاہئے کہ جب بچے کو موٹر سائیکل لے کر دیں تو انہیں سمجھائیں کہ یہ ایک سواری ہے اس کا درست استعمال فائدہ مند ہے ایک محدود رفتار سے اس کا استعمال درست ہوتا ہے۔ بعض نوجوانوں کو دیکھا گیا ہے کہ بانسری والا سائلنسر موٹر سائیکل میں فٹ کرا لیتے ہیں یا پریشر ہارن کا استعمال کرتے ہیں۔ جو دوسرے لوگوں کے لئے اذیت کا باعث بنتا ہے۔ اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ موٹر سائیکل سوار کو چاہیے کہ گھر سے نکلتے وقت یہ دیکھ لے کہ اس کی گاڑی کے جملہ کاغذات لائسنس شناختی کارڈ وغیرہ مکمل ہیں۔ تا کہ اسے چیکنگ کے دوران ذہنی کوفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اشارے ہیڈ لائٹ اگر خراب ہے تو پہلی فرصت میں درست کرائیں اور روڈ پر اپنے انتہائی بائیں جانب چلیں۔ حتی الوسع ہیلمٹ کا استعمال کریں یہ وہ سواری ہے جو اپنے سہارے پر خود کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس کو چلانے کے لئے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں پر نظر رکھیں اگر وہ محسوس کریں کہ بچے موٹر سائیکل میں تبدیلی کر رہے ہیں جو منفی ہے تو اسے پیار سے سمجھائیں تا کہ بچے اس سواری کا استعمال غلط نہ کریں۔ موٹر سائیکل ٹریفک کو کٹ مارتے ہوئے نہیں چلائیں یہ بھی نقصان دہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تمام نوجوانوں اور خصوصاً احمدی بچوں کو حادثات سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عطاء النور صاحب

بہاولپور کا محل وقوع اور تعارف

بہاولپور سابق اسلامی ریاست اور صوبہ پنجاب کی سب سے بڑی ڈویژن ہے۔ رقبہ لگ بھگ ملک ڈنمارک کے برابر 15 ہزار 918 مربع میل ہے۔ ڈویژن میں تین اضلاع شامل ہیں، ضلع بہاولپور، ضلع بہاولنگر اور ضلع رحیم یار خان، تینوں اضلاع کی مجموعی آبادی چھیالیس لاکھ باون ہزار ہے۔ اس ڈویژن کی شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ پہلے دریائے ستلج، پھر پنجند (پنجاب کے پانچوں دریاؤں کا سنگم) اور آخر میں دریائے سندھ بہتے ہیں۔ جنوب مشرقی پٹی پر چولستان کا صحرا ہے جس کے دوسری جانب بھارت کے صوبہ راجستھان کی ریاستیں بیکانیر اور جیسلمیر واقع ہیں۔

ریاست بہاولپور میں ابتداء ہی سے داؤد پوتروں کی حکمرانی رہی ہے۔ یہ اپنے آپ کو نبی کریمؐ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد بتاتے ہیں۔ روایت ہے کہ بغداد کے آخری عباسی خلیفہ کی وفات کے بعد حضرت عباسؓ کی اولاد نے عراق سے ہجرت کی اور مکران کے راستے سندھ چلے آئے۔ ان میں سے امیر چنی خان کے دو لڑکے مہدی خان اور داؤد خان تھے۔ مہدی خان کا بیٹا کلہوڑا سندھ کے حکمران کلہوڑا خاندان کا بانی ہوا۔ داؤد خان کی اولاد داؤد پوترے (داؤد پوتے) کہلائی اور انہوں نے ریاست بہاولپور کی بنیاد ڈالی۔

حضرت مصلح موعودؓ والیان ریاست بہاولپور کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں پر یہود کی طرح پہلا عذاب خلافت عباسیہ کے خاتمہ پر آیا۔ اس کا موجب بھی وہی تھا جو بائبل نے یہود کی تباہی کا موجب بتایا ہے یعنی فرغانہ کی فتح کے بعد مسلمانوں نے کثرت سے وہاں کی خوبصورت لڑکیوں سے شادیاں کرلیں۔ یہ علاقہ بہت مشرک تھا۔ ان عورتوں کے اثر سے مسلمانوں میں بھی مشرکانہ عقائد پیدا ہونے لگے اور اسلامی غیرت کمزور ہونے لگ گئی۔ آخر ایک وحشی قوم نے بغداد پر حملہ کردیا جو اپنی وحشت اور اجنبیت کے لحاظ سے اسلامی ممالک اور ان کی تہذیب سے ویسی ہی بیگانہ تھی جیسی کہ بابل کی قوم جس نے فلسطین پر حملہ کیا تھا۔

18 لاکھ مسلمانوں کو صرف بغداد اور اس کے گردونواح میں قتل کیا گیا۔ شاہی خاندان کے تمام لوگوں کو ان کی فہرستیں بنوا بنوا کر اور تلاش کر کر کے قتل کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ صرف ایک شخص بھاگ کر بچ سکا اور اس کی نسل سے بہاولپور کے والیان ریاست ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 4 ص 307)

1739ء میں شہنشاہ نادر شاہ نے صادق محمد خان اول کو ''نواب'' کا خطاب عطا کیا۔ یہ ریاست ابتداء میں کئی سال تک صرف چند چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعہ رہی جن کے ہر ایک حکمران کو انتظامی اختیارات اور مالکانہ حقوق حاصل تھے اور وہ محض برائے نام نواب کو اپنا بالا دست حاکم تسلیم کرتے تھے۔ نواب صادق محمد خان اول کے پوتے نواب بہاول خان عباسی اول پہلے حکمران تھے جنہوں نے تمام چھوٹے چھوٹے داؤد پوتا رئیسوں کو اپنے حلقہ اطاعت میں داخل کرکے 1748ء میں ایک متحدہ ریاست قائم کی انہی کے نام پر اس کا نام بہاولپور پڑا۔

ٹھیک ایک سو سال بعد 1849ء میں پنجاب پر انگریزوں کا تسلط قائم ہوگیا۔ اس سے چند سال پہلے 1833ء میں راجا رنجیت سنگھ کی سکھ افواج نے بہاولپور پر چڑھائی کی تو اس وقت کے نواب بہاولپور نے انگریزوں سے مدد کی درخواست کی۔ انگریزوں نے ریاست کو سکھوں کی دست برد سے بچالیا اور اسی وقت سے یہ برطانوی عہد کی ایک بڑی دیسی ریاست بن گئی۔ بہاولپور پہلی ریاست ہے جس نے 3 ر اکتوبر 1947ء کو پاکستان سے الحاق کیا، جس کا سہرا امیر بہاولپور صادق محمد خان خامس کے سر بندھتا ہے۔ بہاولپور کی افواج 1949ء کو پاکستانی افواج میں شامل ہوگئیں۔ 1955ء میں ریاست بہاولپور کو وحدت مغربی پاکستان (ون یونٹ) میں ضم کیا گیا، لیکن 1970ء میں جب ون یونٹ کو منسوخ کیا گیا تو بہاولپور کو ایک ڈویژن کا درجہ دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ریاست بہاولپور کا دورہ فرمایا تھا۔ مرقاۃ الیقین میں لکھا ہے۔

ریاست بہاولپور کے نواب صاحب نے ایک دفعہ اپنے علاج کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بلایا اور حضرت مسیح موعود سے اس غرض کے واسطے نواب صاحب کے آدمیوں نے اجازت حاصل کی۔ حضرت خلیفہ اول کچھ دن نواب صاحب کا علاج کرکے واپس آ گئے۔

(مرقاۃ الیقین ص 312)

ضلع بہاولپور کی شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ دریائے ستلج بہتا ہے جس کے پار ضلع ملتان اور ضلع وہاڑی ہیں۔ اس دریا پر ایک پل ایمپرس برج کے نام سے ہے جو کہ اس دریا پر واحد پل ہوا کرتا تھا۔ اس کے مشرق میں ضلع بہاولنگر اور جنوب میں بھارت کا علاقہ ہے اور مغرب میں ضلع رحیم یار خان ہے۔ بہاولپور پنجاب کی سب سے بڑی ڈویژن ہے۔ بہاولپور ضلع کی 3 تحصیلیں ہیں۔ (1) احمد پور شرقیہ (2) بہاولپور اور (3) حاصل پور۔

1748ء میں جب نواب بہاول خان عباسی اول نے اس کی بنیاد رکھی تو شہر کے گرد ایک فصیل تعمیر کرائی۔ فصیل تو باقی نہ رہی مگر شہر میں داخل ہونے کے لئے جو چھ دروازے بنائے گئے تھے ان کے نام اور آثار آج بھی باقی ہیں۔ دروازوں کے نام یہ ہیں۔

(1) شکار پوری دروازہ (2) بوہڑ دروازہ (3) ملتانی دروازہ (4) بیکانیری دروازہ (جواب فرید گیٹ کے نام سے مشہور ہے) (5) احمد پوری دروازہ (6) ڈیراوری دروازہ۔

پرانے شہر میں چار بڑے بازار ہیں۔ جن میں شاہی بازار سب سے اہم اور خوبصورت ہے۔ اسی طرح مچھلی بازار، گری گنج بازار اور رنگ بازار قابل ذکر ہیں۔ بہاولپور اپنے تعلیمی اداروں کی وجہ سے بھی پاکستان بھر میں مشہور ہے۔ یہاں پر موجود صادق پبلک سکول، پاکستان کا سب سے بڑا سکول ہے۔ صادق ایجرٹن کالج، قائداعظم میڈیکل کالج، کامرس کالج وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اسی طرح بہاولپور شہر میں تفریح کے مقامات بھی ہیں جن میں چڑیا گھر سارے پاکستان میں شیروں کی افزائش نسل کے حوالے سے مشہور ہے۔ عجائب گھر، سٹیڈیم، میوزیم وغیرہ۔ اس کے علاوہ بہاولپور کی صادق لائبریری اور وکٹوریہ ہسپتال اور یہاں کے محلات اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث ہیں۔

بہاولپور کی کھجور، سوہن حلوہ اور مٹی کے برتن بہت مشہور ہیں۔ یہاں کے مقامی لوگ بہت مہمان نواز اور سادہ ہیں۔ ریاست میں سرائیکی زبان زیادہ تر بولی جاتی ہے۔

لال سہانرا نیشنل پارک

جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے ایک قومی پارک جو بہاولپور شہر سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ایک لاکھ 27 ہزار 480 ایکڑ ہے۔ اس کا نام بزرگ لال سہانرا کے نام پر رکھا گیا۔ یہاں ایک ریلوے سٹیشن بھی ہے۔ دراصل علاقے کی زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے 3 منصوبے بنائے گئے تھے۔ پہلا منصوبہ 1938ء میں مکمل ہوا جو ڈیزرٹ برانچ کہلاتا ہے۔ دوسرا ذخیرہ لال سہانرا کے قریب ہے جو 1939ء میں مکمل ہوا اور بہاول ریزروائر کہلاتا ہے۔ تیسرا ذخیرہ 325 مربع میل رقبے پر لاڈم سر جھیل کے قریب ہے۔ 1971ء میں ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے تحت اسے ''لال سہانرا نیشنل پارک'' کا نام دیا گیا۔ 1976ء کے بعد پارک کی حدود کے تعین کے لئے ستونوں اور تاروں کی باڑ باندھنے کے ساتھ ساتھ بارہ میل لمبی سڑکیں بنائی گئیں۔ پارک میں جنگلی بلیاں، شیر، خرگوش، سیاہ تیتر، مرغابیاں، نیل گائے، چنکارا ہرن، صحرائی لومڑی، بندر وغیرہ رکھے گئے ہیں۔ بہاولپور شیروں کی بریڈنگ کے حوالے سے پاکستان بھر میں مشہور ہے۔

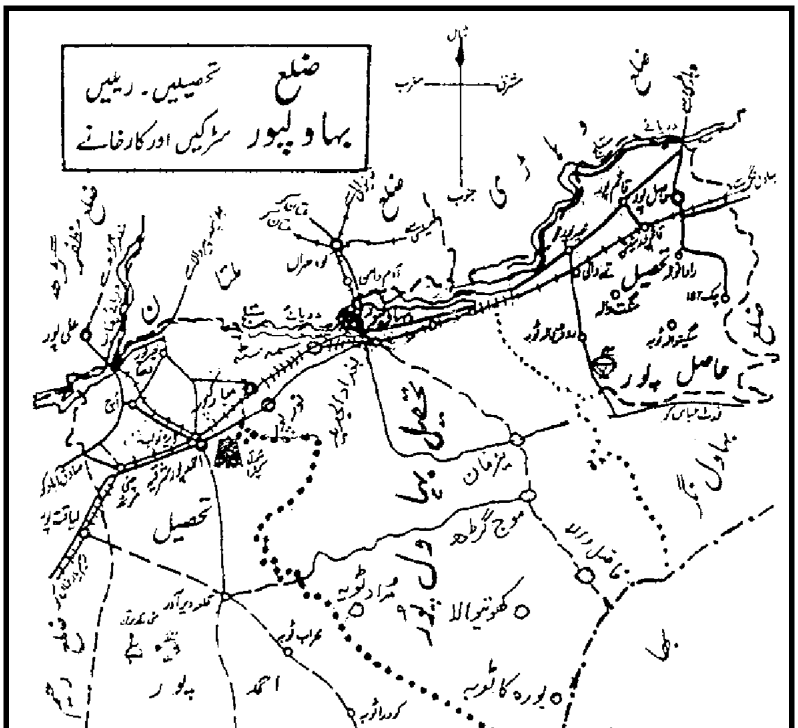

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالستار صاحب امیر شہر سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ روبینہ ستار صاحبہ مورخہ 7 جون 2009ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لے جایا گیا پہلے سیالکوٹ میں مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت ضلع سیالکوٹ نے صبح 6 بجے نماز جنازہ پڑھائی اور ربوہ میں نماز ظہر پر مکرم حنیف محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ موصوفہ شروع سے ہی دعا گو، تہجد گزار اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ خلفاء کے ارشادات بڑے غور وشوق سے پڑھا اور سنا کرتی تھیں اور خاص خاص باتیں فائل میں ریکارڈ کرلیا کرتی تھیں اور ہر موقع پر تربیتی امور پر لیکچر دیا کرتی تھیں۔ جماعت کے ساتھ ایسا پیار کا تعلق تھا کہ 1984ء میں جب ہم قطر میں تھے اور اللہ کے فضل سے بڑی اچھی جاب تھی۔ یہ کہہ کر کہ یہاں جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں میں نے یہاں نہیں رہنا اور زور لگا کر مجھے بھی نوکری چھوڑنے پر مجبور کر کے واپس پاکستان لے آئیں اور اللہ نے اس کے بدلے ہم پر بہت فضل فرمائے اور واپس آنے پر کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ خاکسار کو بھی یہاں آ کر 1984ء سے لے کر آج تک مسلسل جماعت کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ روبینہ ستار بھی شروع سے ہی جماعتی خدمات میں پیش پیش رہتی تھیں۔ خصوصاً جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن کریم کے تلفظ کے بارے میں فرمایا۔ تو اس دن سے اس کام میں لگ گئیں اور پورے شہر میں قرآن کے تلفظ کو درست کروانے میں اہم کردار ادا کیا سیکرٹری تعلیم وتربیت سیکرٹری مال لجنہ شہر اور صدر حلقہ کے عہدوں پر وفات تک بڑے خلوص دل سے کام کرتی رہیں۔ خاکسار اپنے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اس کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کے چھوڑے ہوئے کاموں کو پورا کرنے والا ہوں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار چار بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی شادی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

نیز بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھی پیار کا سلوک فرمائے۔ آمین پاکستان بھر اور بیرون ممالک سے جن احباب نے تعزیت کے پیغامات بھیجے ہیں ان سب کا خاکسار تہہ دل سے مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی ضلع بھکر تحریر کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر چوہدری دلبند علی صاحب امیر ضلع بھکر 13 جولائی 2009ء کو وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ حیدر آباد تھل ضلع بھکر میں احباب جماعت بھکر نے ادا کی بعدازاں بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ وفات سے تقریباً 7 ماہ قبل انتڑیوں کا کینسر تشخیص ہوا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ محترم امیر صاحب 1959ء میں خود بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ آپ کے والد 1954ء میں اپنے خاندان میں پہلے احمدی ہوئے تھے۔ حیدر آباد تھل میں شروع ہی سے آپ کی مخالفت شروع ہو گئی تھی آپ نے بڑے استقلال اور حکمت سے ان کا مقابلہ کیا۔ 5 سال قبل ایک مقدمہ میں میانوالی جیل بھی چند یوم رہے۔ بعد میں اللہ کے فضل سے باعزت بری ہو گئے تھے۔ آپ 1996ء میں امیر ضلع بھکر بنے اور تاوفات اس خدمت کو بجالانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ صدر جماعت اور سیکرٹری وقف نو ضلع بھی رہے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ 2 کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ ساری اولاد خلافت سے وابستہ ہے۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ، پرحکمت نصائح کرنے والے اور خدمت خلق کرنے والے وجود تھے۔ مفت ادویات دیتے اپنی جیب سے غرباء پر خرچ کرتے۔ سارا گاؤں بلکہ سارا علاقہ آپ کی امانت، دیانت اور صداقت کا معترف تھا۔ آپ کی شرافت علاقہ میں مشہور تھی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کو اتفاق و اتحاد سے رکھے ہر شر سے محفوظ رکھے اور حسنات دارین سے نوازے اور چوہدری صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم اسرار احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم اسلم شہزاد صاحب معلم وقف جدید تھرپارکر کی بیٹی عزیزہ وردہ شہزاد نے ساڑھے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ ان کی آمین کی تقریب بھاگووال ضلع سیالکوٹ میں مورخہ یکم جولائی 2009ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم مصور احمد صاحب معلم وقف جدید نے بچی سے قرآن مجید کے حصص سنے۔ بچی کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت ان کی نانی جان اور خالہ کو حاصل ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآنی علوم سے اس کا سینہ منور کرے۔ آمین

ولادت

مکرم مظہر احمد صاحب دارالصدر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم فیض قادر فیضی صاحب کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام الواز ء القادر تجویز ہوا ہے جو مکرم محمد اکرم صاحب ہنجرا جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت وسلامتی اور نیک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم اسرار احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اسلم شہزاد صاحب معلم وقف جدید تھرپارکر اور ان کی اہلیہ محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15 جولائی 2009ء کو تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام علی فرہاد تجویز ہوا ہے۔ جو کہ مکرم عبدالواحد صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کا پوتا اور مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگووال ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو والدین کیلئے قرۃ العین، خلافت سے محبت کرنے والا اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی حقیقی بھانجی مکرمہ حرا خان صاحبہ اہلیہ مکرم کامران احمد خان صاحب ملتان بوجہ بخار دو تین روز سے زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

نیز خاکسار کی اہلیہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بائیں آنکھ میں تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ آنکھ میں شدید درد ہے اور پریشانی بہت ہے شوگر کی کافی پرانی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنا فضل فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھتے ہوئے دونوں کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ٹائپوگرافر پیٹنٹ کروایا گیا

دنیا کا پہلا ٹائپ رائٹر اٹلی کے ایک شخص Pelligine Jurri نے اپنی ایک نابینا دوست Countess Caroling Fautoni کے لئے تیار کیا تھا۔ ان دونوں افراد میں باقاعدہ خط و کتابت قائم تھی اور کاؤنٹس اس ٹائپ رائٹر کی مدد سے اپنا خط ٹائپ کر دیا کرتی تھی۔ کاؤنٹس کے 16 خطوط جو 1808ء سے 1810ء کے درمیان ٹائپ کئے گئے، آج بھی Reggio State Archives میں محفوظ ہیں مگر اس ٹائپ رائٹر کی شکل وصورت کیسی تھی، ساخت کیسی تھی اور یہ کس طرح ٹائپ کرتا تھا، اس کے بارے میں کوئی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں تاہم اتنا معلوم ہے کہ اس ٹائپ رائٹر میں کاربن کی بجائے کاربن پیپر استعمال ہوتا تھا۔ اس ٹائپ رائٹر میں کوئی 27 کیریکٹرز تھے۔ جن میں سے 23 اطالوی حروف تہجی کے حروف تھے اور 4 Punctuation marks تھے۔

تاہم دنیا کا پہلا باقاعدہ ٹائپ رائٹر 1829ء میں امریکی ریاست مشی گن کے مقام ماؤنٹ ورنن کے ایک شخص William Austin Burt نے تیار کیا تھا اور اسے ٹائپوگرافر کا نام دیا گیا تھا۔ ولیم آسٹن برٹ نے یہ ٹائپوگرافر 23 جولائی 1829ء کو پیٹنٹ کروایا تھا۔

گمشدہ پاسپورٹ

مورخہ 14 جولائی 2009ء کو ایک عدد پاسپورٹ نمبر BW399621 اقصیٰ روڈ پر گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کرادیں۔

(سیکرٹری جنرل لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

مکرم فصیح الدین صاحب رکشہ ڈرائیور رکشہ نمبر 161 تحریر کرتے ہیں

خاکسار اپنے رکشہ کے نئے ٹائر تبدیل کروانے کیلئے دارالعلوم شرقی ہادی سے اڈہ کی طرف جا رہا تھا کہ کالج تک جاتے ایک ٹائر کہیں راستہ میں گر گیا ہے جس صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ شکریہ

فون نمبر: 0476214262

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

خبریں

لوڈشیڈنگ، پنجاب میں ہڑتال، ٹرین اور واپڈا دفاتر نذر آتش

ملک میں جاری بجلی کی بدترین لوڈشیڈنگ کے خلاف پنجاب کے چھوٹے بڑے تمام شہروں میں شٹرڈاؤن ہڑتال کی گئی۔ اس دوران بعض شہروں میں ہنگامہ آرائی کے واقعات میں واپڈا کے دفاتر میں توڑ پھوڑ کے علاوہ انہیں نذر آتش بھی کیا گیا۔ جھنگ میں مشتعل افراد نے ٹرین کو آگ لگادی۔ ریلوے گودام پر حملہ کر کے سامان لوٹ لیا، پولیس کی دو گاڑیاں نذر آتش کردی۔ لاہور میں ہڑتال کے دوران اکثر مقامات پر تاجروں نے احتجاجی ریلیاں نکالیں۔

گرمی اور لوڈشیڈنگ سے عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا

صدر زرداری نے کہا ہے کہ شدید گرمی اور بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ سے عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ ایوان صدر اسلام آباد میں اجلاس سے صدر مملکت نے ممتاز تاجروں اور صنعتکاروں کو تجویز دی ہے کہ پیداوار کیلئے حکومتی شراکت سے ایک کمپنی بنائی جائے جو ملک میں توانائی کے مسئلے کے فوری حل کے منصوبے شروع کرے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ چند روز میں صدر اور وزیراعظم کی مشترکہ صدارت میں ایک اور اجلاس ہوگا جس میں تجاویز کو حتمی شکل دی جائے گی۔

نئے پاور پلانٹ لگا رہے ہیں، عوام توڑ پھوڑ نہ کریں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ بجلی کوئی ایسی چیز نہیں کہ حکومت فوراً کہیں سے خرید کر لے آئے۔ حکومت نئے پاور پلانٹس لگا رہی ہے۔ عوام سے اپیل ہے کہ توڑ پھوڑ نہ کریں۔ حکومت اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس لئے عوام اور سرکاری املاک کو نقصان نہ پہنچائیں تشدد اور احتجاج مسئلے کا حل نہیں۔

صدر کے ساتھ کوئی اختلافات نہیں

وزیراعظم گیلانی نے صدر کے ساتھ اپنے اختلافات کی تردید کی ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر اور میرے درمیان کوئی اختلافات نہیں ہیں ہم دن میں کئی مرتبہ ٹیلی فون پر بات کرتے ہیں۔ ہمارے درمیان اکثر ملاقاتیں ہوتی ہیں اور ہم ہر کام مشاورت سے کرتے ہیں، ہمارے درمیان مکمل ہم آہنگی ہے۔ مقامی حکومتوں کا معاملہ بھی مشاورت سے حل کرلیا جائے گا نیشنل فنانس کمیشن کا اعلان جلد کردیا جائے گا۔ کابینہ میں ردوبدل معمول کی بات ہے، حکومت قرضوں کا بوجھ کم کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔

3 نومبر کے اقدامات کی توثیق نہ کرنے پر پارلیمنٹ کو سلام پیش کرتے ہیں

سپریم کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ 3 نومبر 2007ء کو ایمرجنسی کے نفاذ کے بارے میں اپنا موقف تحریری طور پر عدالت میں پیش کردے جبکہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ وہ 3 نومبر 2007ء کے اقدامات کی توثیق نہ کرنے پر پارلیمنٹ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

گاڑیاں برائے فروخت

❁ جماعتی ادارہ (فضل عمر ہسپتال) کے استعمال میں درج ذیل دو گاڑیاں قابل فروخت ہیں۔

(1) ٹویوٹا ہائی ایس وین ماڈل 2006ء

(2) ٹویوٹا ہائی ایس ایمبولینس ماڈل 2004ء

خواہشمند احباب انتظامیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ برائے رابطہ فون نمبر

0476211373,0476213970

Mob:03346365635

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رواں سال گیس کی لوڈشیڈنگ بھی کی جائے گی

وفاقی وزیر سید خورشید شاہ نے کہا ہے کہ ملک کو سردیوں میں گیس کی کمی کا بھی سامنا ہوگا اور گیس کی بھی لوڈشیڈنگ کی جائے گی۔ گیس کی لوڈشیڈنگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔

جنوبی پنجاب کیلئے 5 ارب روپے کے خصوصی پیکج کا اعلان

وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ موجودہ بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے اربوں روپے کے ترقیاتی منصوبے دیئے گئے ہیں جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ وزیراعلیٰ نے پنجاب کیلئے مختص کئے گئے ترقیاتی فنڈز کے علاوہ مزید 5 ارب روپے ترقیاتی کاموں کیلئے خصوصی پیکج کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ پیکج نئے اور زیر تکمیل منصوبوں کے علاوہ ہوگا۔

پنجاب میں ججوں کی تعداد، تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ

سینئر مشیر وزیراعلیٰ پنجاب سردار ذوالفقار علی کھوسہ اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ نے کہا ہے کہ قومی جوڈیشل پالیسی کے تحت پنجاب حکومت نے عدلیہ کی تنخواہوں، مراعات، الاؤنسز اور ججز کی تعداد میں اضافہ کیا ہے جس پر 12 ارب روپے خرچ ہوں گے۔ 10 نئے ججوں اور ان کے ساتھ 80 معاون سٹاف کی تقرری کی گئی ہے جبکہ گریڈ 1 سے 7 تک عملہ پر ایک ارب روپے خرچ ہوں گے۔

پتہ درکار ہے

❁ مکرم علی عظمت صاحب ولد مکرم اعجاز احمد صاحب وصیت نمبر 60696 نے مورخہ یکم نومبر 2006ء کو دارالعلوم غربی شاء ربوہ سے وصیت کی تھی۔ اب موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی عزیز کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

رپورٹ: مکرم عبدالستار روف صاحب کمبوڈیا

کمبوڈیا کا چھٹا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کمبوڈیا کو اپنا چھٹا جلسہ سالانہ 29-30 مئی 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ بیت احمدیہ Knai Kokow کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کے بعد ہوا جبکہ خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا اور ایک احمدی بزرگ مکرم حاکم آتمان صاحب نے کمبوڈیا کا قومی پرچم لہرایا۔

نماز جمعہ اور عصر کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ سب سے پہلے صدر صاحب جماعت نے سب احباب کو خوش آمدید کہا جس کے بعد خاکسار نے افتتاحی دعا کروائی۔ اس کے بعد 'دین حق احمدیت ہے اور احمدیت دین حق ہے'، 'دین حق میں نظام خلافت'، 'خلافت احمدیہ'، 'تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں'، 'صداقت حضرت مسیح موعودؑ'، 'جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات' جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اس جلسہ میں بعض مہمانوں کو بھی تقریر کرنے کا موقع دیا گیا اور انہوں نے اپنے انداز میں خوشی کا اظہار کیا۔ آخر پر خاکسار نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح اختتامی دعا کے ساتھ دو دن کا یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں کمبوڈیا کی 9 جماعتوں کے 457 احباب شامل ہوئے۔ غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ کمبوڈیا کی جماعت بہت چھوٹی جماعت ہے۔ اس کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری توفیق کو اور ہماری تعداد کو بھی بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے ہمارے کاموں میں بہت برکت دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 26 جون 2009ء)

درخواست دعا

❁ مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ایک عزیزہ پروفیسر امۃ المتین صاحبہ کی کمر کا نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں مورخہ 15 جولائی 2009ء کو آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جولائی

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	1:15
غروب آفتاب	8:13

(بقیہ از صفحہ 1)

نوٹ: جو امیدوار پہلے درخواست دے چکے ہیں اور تصویر نہیں بھجوائی وہ بھی ایک پاسپورٹ سائز تصویر ارسال کریں۔

☆ درخواست پر امیدوار کے والد/سرپرست کے دستخط ہونے بھی ضروری ہیں۔

☆ درخواست امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی سفارش کروانے کے بعد بھجوائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

حب مفید اٹھرا
اٹھرا کے مریضوں کیلئے مجرب نسخہ
اس اہم نسخہ کی تھوک اور پرچون کی خریداری کیلئے رجوع فرمائیں
حکیم منور احمد عزیز
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ
0476214029
03346201283

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10